السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسئلہ کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دے کر شکریہ کا موقع بخشیں ۔ میرے برادر نسبتی چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے آج سے تقریباً تیرہ چودہ سال قبل جھنگ نیا شہر کی ایک رہائشی سکیم میں پلاٹ بذریعہ قرعہ اندازی میرے نام الاٹ کروایا اور بعد ازاں اس پلاٹ میں دو کمرے باورچی خانہ اور چار دیواری تعمیر کی ۔ پلاٹ الاٹ ہونے کے بعد اور تعمیر کے بعد انہوں نے کئی مرتبہ کئی مواقع پر ہمارے سامنے اوراپنے دوسرے رشتہ داروں کے سامنے یہ کہا کہ یہ مکان میں ان کےلیے بنا رہا ہوں جن کے نام پر میں نے آلاٹ کرایا ہے اور یہ مکان انہی کا ہے رشتہ داروں میں اس بات کے گواہ موجود ہیں ۔ ۱۵ جنوری 1991 سمہ کو حاجی صاحب انتقال فرماگئے انا واناالیہ راجعون اپنی وفات سے پہلے موقع پر موجود اپنی دو بہنوں بھانجے بھانجیوں کے سامنے انہوں نےاپنے بہنوئی چودہری محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا ترکہ تم سب آپس میں بحصہ شرعی تقسیم کرلینا ۔ لیکن مکان میں نے جن کےلیے الاٹ کروایا ان کو دے چکا ہوں ۔ تم تمام وارثان اس بارے میں ہر گز جھگڑانہ کرنا ۔ اورانہوں نے یہ بات ہوش وحواس کے ساتھ دو دفعہ تاکیدی طور پر فرمائی ۔ ان کے قریبی ورثا میں ایک بیوہ اور چار بہنیں موجود ہیں مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ۔ مرحوم کے ترکے میں زرعی زمین ،گاؤں میں بائیس مرلے کا مکان اور قیمتی گھریلو سامان ہے مرحوم سرکاری پنشنر تھے ان کی پنشن بھی بیوہ کو مل جاتی ہے اب ان کی بیوہ اور دیگر ورثا اس مکان کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں جو مرحوم نےاپنے بہنوئی یعنی راقم کے نام الاٹ کروایا ہے ازروئے قرآن وحدیث فتویٰ دیا جائے کہ اس مکان میں بیوہ اور دیگر ورثاء کا حصہ بنتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں متوفی چوہدری حاجی عبدالحفیظ صاحب مرحوم اپنی زندگی میں اپنی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے مالک تھے اوراس میں تصرف کا حق تھا ۔ چونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں وفات سے بارہ تیرہ سال قبل اپنے (۱) بہنوئی کے نام پلاٹ الاٹ کرایا اوراس پر تعمیر کی یہ وصیت کے زمرہ میں نہیں بلکہ اپنے بہنوئی کے ساتھ اعانت ہے اور یہ شرعاً درست ہے جس بہنوئی کے نام پلاٹ الاٹ کیا گیا ہے وہ اس کا مالک ہے اس میں متوفی کے دوسرے ورثا کا کوئی حق نہیں نیز بہنوئی متوفی کے وارث نہیں اور یہ «لاَوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ» کے تحت نہیں آتے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

وراثت کے مسائل ج1ص402

محدث فتویٰ